جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

عذاب قبر

(۶)

ـــ ۳۴ ـــ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عَنْ أَنَسٍ[۱] أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَقَالَ: يَا حَفْصَةُ، أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «[إِنَّ[۲]] الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟»، [فَقَالَتْ: بَلَى،[۳]] [قَالَ[۴]]: وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟[۵].

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اِس حالت میں دیکھا تو چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔ سیدنا عمر نے یہ دیکھا تو کہا: اے حفصہ، کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس شخص پر چیخیں مار کر رویا جائے، اُس کو عذاب دیا جاتا ہے؟ اِس پر سیدہ حفصہ نے کہا: ہاں، کیوں نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صہیب رضی اللہ عنہ بھی عمر رضی اللہ عنہ پر چیخ چیخ کر روئے تھے، جس پر سیدنا عمر نے اُن سے (بھی) یہی کہا تھا کہ اے صہیب، کیا تمھارے علم میں نہیں ہے کہ جس شخص پر چیخیں مار کر رویا جائے، اُس کو عذاب دیا جاتا ہے[۱]؟

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کب فرمائی اور اِس کا موقع و محل کیا تھا؟ روایت میں اِس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ سیدنا عمر نے اِسے یہاں بطور حوالہ نقل کیا ہے اور سیدہ حفصہ نے بھی اِسی طرح اِس کی تصویب فرمائی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۹۲۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند طیالسی، رقم ۴۲۔ مسند احمد، رقم ۲۶۸۔ مسند بزار، رقم ۲۱۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۳۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۳۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۱۶۸۔

۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۳۳۔

۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۳۲۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اِس روایت کا ایک شاہد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۱۵ میں اِس طرح بیان ہوا ہے کہ ’أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَهْلًا يَا بُنَيَّةَ، أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟‘، ’’حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے، (جب وہ زخمی تھے تو) رونے لگیں، اُنھوں نے یہ دیکھ کر کہا: میری پیاری بیٹی، رومت۔ کیا تجھے علم نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے؟‘‘۔

۴۔ مسند احمد ۲۶۸۔

۵۔ اِس واقعے کا شاہد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم، رقم ۹۲۷ میں اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے: ’لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَا أَخَاهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟‘، ’’جب عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا (اور آپ زخمی ہوئے) تو صہیب نے (چیخ کر) کہنا شروع کر دیا: ہائے بھائی! سیدنا عمر نے دیکھا تو اُن سے کہا: اے صہیب، کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے؟‘‘۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی اِس روایت کے متابعات کے لیے دیکھیے، یہ مصادر: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۱۴۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۹۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۱۶۷۔

۳۵

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ:[۱] تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ[۲] لِعُثْمَانَ [بْنِ عَفَّانَ[۳]] بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا، - ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي [فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ[۴]]، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ [وَهُوَ مُوَاجِهُهُ[۵]]: أَلَا تَنْهَى عَنِ البُكَاءِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ المَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»[۶].

عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئیں تو ہم اُن کے جنازے میں حاضری کے لیے پہنچے۔ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے۔ میں اُن دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، یا کہا کہ میں اُن دونوں میں سے کسی ایک کے پاس جا کر بیٹھا، پھر دوسرا شخص بعد میں آکر میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اچانک گھر کے اندر سے رونے کی آواز آئی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے عمرو بن عثمان سے کہا: کیا تم (اِن عورتوں کو) رونے سے منع نہیں کرتے؟ اِس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میت پر اُس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے[۱]۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا براہ راست بیان ہے۔ اِس میں اُنھوں نے سیدنا عمر کا حوالہ نہیں دیا، لیکن آپ نے یہ بات کس سلسلے میں فرمائی تھی، اِس کا یہاں بھی کوئی ذکر نہیں ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۱۲۸۶ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے

باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۹۷، ۱۲۰۹۹، ۱۲۱۱۷۔ مسند احمد، رقم ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۵۲۶۲، ۶۱۸۲۔ صحیح مسلم، رقم ۹۳۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۳۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۰۸۷، ۱۳۰۸۸، ۱۳۱۸۶، ۱۳۲۶۲، ۱۳۲۶۳، ۱۳۲۹۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۱۷۱۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۲۸۸ میں اُن کی کنیت اُم اَبان نقل ہوئی ہے۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۲۹۰۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۸۸۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۲۹۰۔

۶۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۶۱۸۲ میں ’«إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»‘، ’’میت کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے‘‘ کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جب کہ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۹۹ میں آپ کے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں کہ ’«مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»‘، ’’جس میت پر نوحہ کیا گیا، اُس نوحے کی وجہ سے اُس (نوحہ کرنے والے) کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا‘‘۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۳۶ —

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا، قَالَ:[1] اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ[2]، فَقَالَ: «أَقَدْ قَضَى؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ، فَبَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَكَوْا، فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ، [وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»][3].

ابن عمر ہی کا بیان ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ اُس موقع پر عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی آئے تھے۔ آپ جب اُن کے ہاں داخل ہوئے تو اُنھیں بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ وفات پا چکے ہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول۔ اِس پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ لوگوں نے رسول اللہ کو روتے ہوئے دیکھا تو اُنھوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ آپ نے یہ دیکھا تو فرمایا: غور سے سنو، اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر سزا نہیں دیتا، بلکہ اِس کی وجہ سے ——— آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا ——— عذاب دیتا یا شفقت فرماتا ہے[1]۔ میت کو اُس کے اہل خانہ کے اُس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے[2]۔

۱۔ یعنی سزا اگر ہوتی ہے تو دل کے غم اور آنکھ کے آنسوؤں پر نہیں، بلکہ زبان سے چیخنے چلانے اور جزع فزع کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ، ظاہر ہے کہ اُنھی لوگوں کا ذکر ہے جو اِن افعال کے مرتکب ہوں۔ اسلام میں یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہر لحاظ سے قابل فہم ہے، اِس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔

۲۔ پیچھے یہ بات ہر جگہ بطور حوالہ نقل ہوئی ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اِسی موقع پر فرمائی تھی، لیکن تدبر کی نگاہ سے دیکھیے تو صاف واضح ہو جاتا ہے کہ یہ جملہ یہاں بالکل بے محل ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ضرور تھے، مگر اُن کی وفات نہیں ہوئی تھی کہ میت پر رونے کا مسئلہ پیدا ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تنبیہ فرماتے۔ چنانچہ قرین قیاس یہی ہے کہ یہاں بھی یہ بطور حوالہ ہی آیا ہے اور عبداللہ بن عمر نے جب پچھلے جملے کو اِس مفہوم میں لے لیا کہ یہ مرنے والوں کی سزا کا ذکر ہے تو اِس کو بھی اُسی کے مطابق یہاں نقل کر دیا ہے۔ ہم نے اوپر اِس مضمون کی تردید کر دی اور واضح کیا ہے کہ یہ میت کی نہیں، بلکہ اِن افعال کے مرتکبین کی سزا کا ذکر ہے۔ آگے کی روایتوں سے واضح ہو جائے گا کہ اصلاً یہ کیا بات تھی، کس موقع پر کہی گئی اور کیا سے کیا بن گئی۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۹۲۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے تنہا راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ہیں۔ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: صحیح بخاری، رقم ۱۳۰۴۔ شرح معانی الآثار، طبرانی، رقم ۶۹۷۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۵۹۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۲۰۶۵۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۴۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۱۵۲۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۰۴ میں یہاں 'وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ'، ''اُنھیں بے ہوشی کی حالت میں پایا'' کے بجاے 'فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ'، ''تو اُنھیں اپنے گھر والوں کے درمیان پایا'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۳۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۰۴۔

— ۳۷ —

أَخْبَرَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ[۱] أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ: -وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»-، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،[۲] أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ، وَلَكِنَّهُ نَسِيَ[۳] أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَتَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا»، [وَقَرَأَتْ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾[۴]] [الانعام ۶: ۱۶۴].

عمرہ بنت عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اِس بات کا ذکر کیا گیا کہ میت کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو اِس پر میں نے سیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ابن عمر کی مغفرت فرمائے، یہ بات جان لو کہ اُنھوں نے جھوٹ نہیں بولا ہے، بلکہ بھول چوک کی وجہ سے یہ بات بیان کر دی ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی عورت (کی میت) کے پاس سے ہوا جس (کی جدائی) پر اُس کے گھر والے رو رہے تھے۔ آپ نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ تم اِس پر رو رہے ہو، جب کہ اُس کو اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے'۔ اور پھر سیدہ نے یہ قرآنی آیت پڑھی: '﴿وَلَا تَزِرُ

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾، ”اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا“ (الانعام ۶: ۱۶۴)۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ بات اِس طرح کہی گئی تھی، جس میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ نے غلطی سے علت و معلول کا رشتہ پیدا کر دیا اور نتیجے کے طور پر وہ بالکل ناقابل فہم ہو گئی۔ دیکھیے، سیدہ نے کس خوبی کے ساتھ اصل بات اور اُس کے موقع و محل، دونوں کی وضاحت کر دی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن موطا مالک، رقم ۲۶۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند حمیدی، رقم ۲۲۳۔ مسند احمد، رقم ۴۸۶۵، ۴۹۵۹، ۲۴۱۱۵، ۲۴۷۵۸، ۲۶۱۸۰۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۸۹۔ صحیح مسلم، رقم ۹۳۲۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۰۴، ۱۰۰۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۹۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۵۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۱۷۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۲۳، ۳۱۳۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵۔

۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۳۷ میں یہاں اِس کے بجاے 'یَرْحَمُهُ اللّٰهُ'، ”اُن پر اللہ کی رحمت ہو“ کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۰۴ میں یہاں 'نَسِيَ' کے بجاے 'وَهِمَ' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ یعنی 'بھول جانے' کے بجاے 'وہم میں مبتلا ہونے' کا لفظ آیا ہے۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۴۱۱۵۔

— ۳۸ —

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:[1] ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ المَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ[2]» فَقَالَتْ: وَهَلَ [أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ[3]]، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الآنَ»،[4] [وَإِنَّهَا وَاللهِ مَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى[5]]، قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى

القَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ» إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ»، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ [النمل:٨٠]، ﴿وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ [فاطر:٢٢].

عروہ بن زبیر کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ کے سامنے اِس بات کا ذکر ہوا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے یہ روایت بیان کی ہے کہ مردے پر اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اُس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ اِس پر سیدہ نے کہا: ابو عبد الرحمٰن کو وہم ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اِس مردے کو اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے اور اِس کے اہل خانہ اِس وقت اِس (کی جدائی) پر رو رہے ہیں۔ خدا کی قسم، کوئی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ سیدہ نے مزید فرمایا کہ اِسی طرح کی (وہم پر مبنی) ایک بات ابن عمر نے یہ بھی کہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں مارے جانے والے مشرکین کی لاشوں کے گڑھے پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، یہ لوگ یقیناً سن رہے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اُس موقع پر یہ فرمایا تھا کہ یقیناً اب اِنھیں علم ہو گیا ہو گا کہ جو کچھ میں اِن سے کہتا آیا ہوں، وہ حق تھا۔ پھر سیدہ نے یہ آیتیں پڑھیں: '﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾'، ''حقیقت یہ ہے، اے پیغمبر کہ تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے'' (النمل ۲۷: ۸۰)، '﴿وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾'، ''اے پیغمبر، تم قبروں میں پڑے ہوئے اِن مُردوں کو نہیں سنا سکتے''[1] (فاطر ۳۵: ۲۲)۔

۱۔ اِس روایت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دین و شریعت کے اہم حقائق سے متعلق قرآن کی تصریحات کا کس قدر گہرا علم رکھتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو کس صحت کے ساتھ جانتی اور اُن سے متعلق مباحث کی کس خوبی کے ساتھ تنقیح کر سکتی تھیں۔ اُن سے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ صحابۂ کرام میں وہ اہل تفقہ کی امام تھیں تو اِس میں کچھ مبالغہ نہ ہو گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اُن کی اِسی ایک

روایت سے متن حدیث کی تنقید کے وہ تمام قواعد آسانی کے ساتھ اخذ کیے جا سکتے ہیں جو ہم نے اپنی کتاب ''میزان'' کے مقدمہ ''اصول ومبادی'' میں بیان کیے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۳۹۷۸ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۲۰، ۱۲۱۲۵۔ مسند احمد، رقم ۲۴۳۰۲، ۲۴۴۹۵، ۲۴۶۳۷، ۲۵۱۹۴۔ صحیح مسلم، رقم ۹۳۱۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۱۲۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۹۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۵۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۹۹، ۵۶۸۱۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۷۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۱۷۲۔

۲۔ اِس روایت کے بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۲۵ میں یہاں 'بِبُكَاءِ أَهْلِهِ'، ''گھر والوں کے رونے کی وجہ سے'' کے بجاے 'بِبُكَاءِ الْحَيِّ'، ''زندوں کے رونے کی وجہ سے'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۲۰۔

۴۔ صحیح مسلم، رقم ۹۳۱ میں یہاں سیدہ عائشہ کے یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ، إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «أَنْتُمْ تَبْكُونَ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ»'، ''ابوعبدالرحمٰن پر اللہ رحم فرمائے، اُنھوں نے ایک بات سنی ہے، لیکن اُس کو (صحیح سے) یاد نہیں رکھ پائے۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا، وہ لوگ اُس پر رو رہے تھے۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا: تم رو رہے ہو اور اُس کو عذاب دیا جا رہا ہے''۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۲۴۶۳۷۔

— ۳۹ —

يَقُولُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ:[۱] لَمَّا هَلَكَتْ أُمُّ أَبَانَ [بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ[۲]]

حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ [لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: وَهُوَ مُوَاجِهُهُ[٣]] أَلَا تَنْهَى هَؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ[٤] بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَدْ كَانَ عُمَرُ، يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ، [ثُمَّ حَدَّثَ، قَالَ[٥]] خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأَى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: [يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ،[٦]] انْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ، فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هٰذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ، [فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ مَعَهُ الْمَدِينَةَ[٧]] فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ أُصِيبَ عُمَرُ، فَجَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عِنْدَهُ يَقُولُ: وَا أُخَيَّاهُ وَا أُخَيَّاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ، لَا تَبْكِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ[٨] بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» قَالَ [ابْنُ عَبَّاسٍ[٩]] فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ، مَا تُحَدِّثُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَاذِبَيْنِ مُكَذَّبَيْنِ، وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ، [وَاللّٰهِ، مَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ[١٠]،] وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَمَا يَشْفِيكُمْ[١١] ﴿أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ [النجم:٣٨]، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»،[١٢] [قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ[١٣]].

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں: جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کی وفات ہوئی تو میں بھی لوگوں کے ساتھ (اُن کے گھر) حاضر ہوا۔ میں وہاں عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ عورتیں رونے لگیں۔ ابن عمر نے دیکھا تو اپنے سامنے بیٹھے ہوئے عمرو بن عثمان سے کہا: کیا تم اِن عورتوں کو رونے سے روکتے نہیں ہو؟ اِس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت پر اُس کے گھر والوں کا رونا دھونا بعض صورتوں میں عذاب کا باعث بن جاتا ہے۔ اِس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: عمر رضی اللہ عنہ بھی کچھ اِسی طرح کی بات کہا کرتے تھے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں نکلا، (ہم جا رہے تھے)، یہاں تک کہ جب ہم بیدا کے مقام پر پہنچے تو عمر نے (دور سے) ایک درخت کے نیچے کسی قافلے کو دیکھا اور فرمایا: اے عبد اللہ بن عباس، ذرا جا کر دیکھو، یہ قافلے والے کون ہیں؟ چنانچہ میں وہاں گیا تو پتا چلا وہ صہیب اور اُن کے گھر والے تھے۔ میں نے واپس آ کر بتایا کہ امیر المومنین، وہ صہیب اور ان کے اہل خانہ ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ آئے (اور ہمارے ساتھ ہو لیے)، یہاں تک کہ وہ مدینے میں بھی عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی داخل ہوئے۔ پھر ہمارے مدینے پہنچنے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا، (جس سے وہ زخمی ہو گئے)۔ چنانچہ صہیب اُن کے سامنے بیٹھ کر روتے ہوئے کہنے لگے: ہائے میرے پیارے بھائی، ہائے میرے پیارے بھائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو کہا: صہیب، رو مت، اِس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت پر اُس کے گھر والوں کا رونا دھونا بعض صورتوں میں عذاب کا باعث بن جاتا ہے۔[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بات میں نے سیدہ عائشہ سے ذکر کی تو اُنھوں نے کہا: آگاہ رہو، خدا کی قسم، تم یہ حدیث اُن لوگوں سے بیان نہیں کر رہے ہو جو جھوٹے ہیں یا جنھیں جھٹلایا جا سکتا ہے، مگر بات یہ ہے کہ بعض اوقات (آدمی کو) سننے میں غلطی ہو جایا کرتی ہے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات قطعاً نہیں کہی تھی کہ میت کو

کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ تم لوگوں کے اطمینان کے لیے قرآن مجید کا یہ ارشاد ہی کافی ہے: ﴿اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾، ''کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا'' (النجم ۵۳: ۳۸)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اِس کے برخلاف جو بات فرمائی، وہ یہ تھی کہ اللہ کافر کے عذاب میں اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ ہی کرتا ہے[۲]۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ بخدا، (سیدہ کی اِس بات پر) ابن عمر کچھ کہہ نہیں سکے۔

۱۔ اِس مضمون کی تمام روایتوں کو دقت نظر کے ساتھ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سمجھنے میں غلطی اصلاً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، پھر بیٹے نے غالباً اُنھی کے اعتماد پر اِسے آگے بیان کیا اور بعض دوسرے صحابہ نے بھی اِسی طرح روایت کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس مجلس میں یہ بات کہی گئی، اُس میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ بھی غالباً موجود رہے ہوں گے، اور ایک کے بیان سے دوسرے کی یادداشت میں بھی وہی تاثر بن گیا ہو گا جو روایت میں نقل ہوا ہے۔ چنانچہ بعید نہیں کہ یہی تاثر بعد میں 'سمعت رسول اللہ ﷺ یقول' کے الفاظ میں بیان کر دیا گیا۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو بھی اِسی پر محمول کرنا چاہیے۔ اِس کا حوالہ پیچھے حدیث ۳۳ کے حواشی میں گزر چکا ہے۔

۲۔ یعنی اُن کے رنج و غم کی وجہ سے کم نہیں کرتا، بلکہ جس اضافے کے وہ مستحق ہوتے ہیں، اُس کے لحاظ سے اور بڑھا دیتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۵۸ سے لیا گیا ہے۔ تعبیر اور تفصیلات کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۶۰۸۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۶۶۷۵۔ مسند حمیدی، رقم ۲۲۲۔ مسند اسحاق، رقم ۱۲۵۵، ۱۶۹۱۔ مسند احمد، رقم ۲۸۸، ۲۵۰۷۹۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۸۶۔ صحیح مسلم، رقم ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۵۹۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۵۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۹۶، ۱۹۹۷۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۶۹، ۶۹۷۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۳۳، ۳۱۳۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۱۷۶۔

۲۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۶۹۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۹۲۸۔

۴۔ روایت کے دوسرے کسی بھی طریق میں یہاں 'بعض' کا لفظ نقل نہیں ہوا ہے۔

۵۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۸۶۔

۶۔ مسند اسحٰق، رقم ۱۶۹۱۔

۷۔ مسند اسحٰق، رقم ۱۶۹۱۔

۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۳۶ میں آپ کا یہ ارشاد لفظ 'بعض' کے بغیر نقل ہوا ہے۔

۹۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۸۶۔

۱۰۔ صحیح مسلم، رقم ۹۲۹۔

۱۱۔ بعض طرق، مثلاً مسند طیالسی، رقم ۱۶۰۸ میں یہاں 'يَشْفِيكُمْ' کے بجاے 'يَكْفِيكُمْ' کا لفظ نقل ہوا ہے، جب کہ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۱۲۸۶ میں اِس پورے جملے کے بجاے 'حَسْبُكُمُ القُرْآنُ'، ''تمھارے لیے قرآن کافی ہے'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۱۲۔ مسند احمد، رقم ۲۵۰۷۹ میں یہاں سیدہ عائشہ کے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَجُلٍ كَافِرٍ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ»'، ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک کافر شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ اِس کو عذاب دیا جا رہا ہے اور اِس کے گھر والے اِس (کے مرنے) پر رو رہے ہیں''۔

۱۳۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۶۶۷۵۔

المصادر والمراجع

ابن أبي أسامة أبو محمد الحارث بن محمد بن داهر التميمي البغدادي. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**. ط١. تحقيق: د. حسين أحمد صالح الباكري. المدينة المنورة: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية.

ابن أبي حاتم أبو محمد عبد الرحمٰن بن محمد الرازي. (١٤١٩هـ). **تفسير القرآن العظيم**. ط٣. تحقيق: أسعد محمد الطيب. الناشر: مكة المكرمة: مكتبة نزار مصطفى الباز.

ابن أبي داود أبو بكر عبد الله بن سليمان الأزدي السجستاني. (١٤٠٧هـ/١٩٨٧م). **البعث**. ط١.

تحقيق: خادم السنة المطهرة أبو هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد البغدادي. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **ذم الغيبة والنميمة**. ط١. تحقيق وتخريج: بشير محمد عيون. دمشق: مكتبة دار البيان.

ابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد البغدادي. (١٤١٠هـ). **الصمت وآداب اللسان**. ط١. تحقيق: أبو إسحاق الحويني. بيروت: دار الكتاب العربي.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٩٩٧م). **المسند**. ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي وأحمد بن فريد المزيدي. الرياض: دار الوطن.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن أبي عاصم أبو بكر أحمد بن عمرو الشيباني. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **الآحاد والمثاني**. ط١. تحقيق: د. باسم فيصل أحمد الجوابرة. الرياض: دار الراية.

ابن أبي عاصم أبو بكر أحمد بن عمرو الشيباني. (١٤٠٠هـ). **السنة**. ط١. تحقيق: محمد ناصر الدين الألباني. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن أبي عاصم أبو بكر أحمد بن عمرو الشيباني. (١٤٠٩هـ). **كتاب الجهاد**. ط١. تحقيق: مساعد بن سليمان الراشد الجميد. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

ابن الأعرابي أبو سعيد أحمد بن محمد البصري. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **كتاب المعجم**. ط١. تحقيق وتخريج: عبد المحسن بن إبراهيم بن أحمد الحسيني. الناشر: الدمام: دار ابن الجوزي.

ابن بشران أبو القاسم عبد الملك بن محمد. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **الأمالي**. ط١. الرياض: دار الوطن.

ابن الجارود، أبو محمد عبد الله النيسابوري. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **المنتقى من السنن المسندة**. ط١. تحقيق: عبد الله عمر البارودي. بيروت: مؤسسة الكتاب الثقافية.

ابن الجعد علي بن الجعد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي. (١٤١٠هـ/١٩٩٠م). **المسند**. ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **الصحيح**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد

عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق النيسابوري. (د.ت). **الصحيح**. د.ط. تحقيق: د. محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق النيسابوري. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **كتاب التوحيد وإثبات صفات الرب**. ط٥. تحقيق: عبد العزيز بن إبراهيم الشهوان. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن راهويه إسحاق بن إبراهيم الحنظلي المروزي. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **المسند**. ط١. تحقيق: د. عبد الغفور بن عبد الحق البلوشي. المدينة المنورة: مكتبة الإيمان.

ابن فيل أبو طاهر الحسن بن أحمد البالسي. (١٤٢٩هـ/٢٠٠١م). **جزء ابن فيل**. ط١. تحقيق: موسى إسماعيل البسيط. القدس: مطبعة مسودي.

ابن قانع أبو الحسين عبد الباقي بن قانع بن مرزوق البغدادي. (١٤١٨هـ). **معجم الصحابة**. ط١. تحقيق: صلاح بن سالم المصراتي. المدينة المنورة: مكتبة الغرباء الأثرية.

ابن ماجه أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **السنن**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي د.م: دار إحياء الكتب العربية.

ابن المبارك أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن المبارك الحنظلي. د.ت. **الزهد والرقائق**. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن منده أبو عبد الله محمد بن إسحاق العبدي. (١٤٠٦هـ). **الإيمان**. ط٢. تحقيق: د. علي بن محمد بن ناصر الفقيهي، بيروت: مؤسسة الرسالة.

أبو داؤد سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني. (د.ت). **السنن**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو سعيد عثمان بن سعيد الدارمي السجستاني. (١٤١٦هـ/١٩٩٥م). **الرد على الجهمية**. ط٢. تحقيق: بدر بن عبد الله البدر. الكويت: دار ابن الأثير.

أبو عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفراييني النيسابوري. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **المستخرج**. ط١.

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني. (١٣٩٤هـ/١٩٧٤م). **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**. د.ط. بيروت: دار الكتاب العربي.

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي. الرياض: دار الوطن للنشر.

أبو يعلى أحمد بن علي التميمي الموصلي. **المسند**. ط١. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م) تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

الآجُري أبو بكر محمد بن الحسين البغدادي. (١٤٢٠هـ/١٩٩٩م). **الشريعة**. ط٢. تحقيق: الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي. الرياض: دار الوطن.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤٠٣هـ/١٩٨٣م). **فضائل الصحابة**. ط١. تحقيق: د. وصي الله محمد عباس. بيروت: مؤسسة الرسالة.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير أبو إسحاق الأنصاري المدني. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **حديث علي بن حجر السعدي عن إسماعيل بن جعفر المدني**. ط١. دراسة وتحقيق: عمر بن رفود بن رفيد السّفياني. الرياض: مكتبة الرشد للنشر.

البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبدالله الجعفي. (١٤٠٩هـ/١٩٨٩م). **الأدب المفرد**. ط٣. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار البشائر الإسلامية.

البخاري محمد بن إسماعيل أبو عبد الله الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **المسند**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٠٥هـ). **إثبات عذاب القبر وسؤال الملكين**. ط٢. تحقيق: د. شرف محمود القضاة. عمان الأردن: دار الفرقان.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٠٥هـ). **دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة**. ط١. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٠هـ/١٩٨٩م). **السنن الصغرى**. ط١. تحقيق:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عبد المعطي أمين قلعجي. كراتشي: جامعة الدراسات الإسلامية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. **السنن الكبرى**. ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م).

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **السنن**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

تمام بن محمد أبو القاسم الرازي البجلي. (١٤١٢هـ). **الفوائد**. ط١. تحقيق: حمدي عبد المجيد السلفي. الرياض: مكتبة الرشد.

الحاكم أبو عبد الله محمد بن عبد الله النيسابوري. (١٤١١هـ/١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي أبو بكر عبد الله بن الزبير القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **المسند**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الداراني. دمشق: دار السقا.

الخطابي أبو سليمان حمد بن محمد الخطاب البستي. (١٣٥١هـ/١٩٣٢م). **معالم السنن**. ط١. حلب: المطبعة العلمية.

الدارقطني، أبو الحسن، علي بن عمر بن أحمد البغدادي. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٤م). **السنن**. ط١. تحقيق وتعليق: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الدارمي أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن التميمي. (١٤١٢هـ/٢٠٠٠م). **السنن**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد الداراني الرياض: دار المغني للنشر والتوزيع.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة**. ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية-مؤسسة علوم القرآن.

الروياني أبو بكر محمد بن هارون. (١٤١٦هـ). **المسند**. ط١. تحقيق: أيمن علي أبو يماني. القاهرة:

مؤسسة قرطبة.
السَّرَّاج أبو العباس محمد بن إسحاق النيسابوري. (١٤٢٥ هـ/٢٠٠٤م). **حديث السراج**. ط١. تحقيق: أبو عبد الله حسين بن عكاشة بن رمضان. القاهرة: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر.
سعيد بن منصور بن شعبة أبو عثمان الجوزجاني. (١٤٠٣هـ/١٩٨٢م). **السنن**. ط١. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. الهند: الدار السلفية.
السيوطي جلال الدين عبد الرحمٰن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.
الشاشي أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنْكَثي. (١٤١٠هـ) **المسند**. ط١. تحقيق: د. محفوظ الرحمٰن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.
الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٤م). **مسند الشاميين**. ط١. تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.
الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط**. د.ط. تحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.
الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.
الطبري أبو جعفر محمد بن جرير الآملي. د.ت. **تهذيب الآثار وتفصيل الثابت عن رسول الله من الأخبار**. د.ط. تحقيق: محمود محمد شاكر. القاهرة: مطبعة المدني.
الطبري أبو جعفر محمد بن جرير الآملي. (١٤٢٠هـ/٢٠٠٠م). **جامع البيان في تأويل القرآن**. ط١. تحقيق: أحمد محمد شاكر. بيروت: مؤسسة الرسالة.
الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد الأزدي المصري. (١٤١٥ هـ/١٤٩٤م). **شرح مشكل الآثار**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.
الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد الأزدي المصري. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **شرح معاني الآثار**. ط.١. تحقيق: محمد زهري النجار ومحمد سيد جاد الحق. د.م: عالم الكتب.
الطيالسي أبو داؤد سليمان بن داؤد البصرى. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **المسند**. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.
الطيبي شرف الدين الحسين بن عبد الله. (١٤١٧هـ/١٩٩٧م). **الكاشف عن حقائق السنن**

المعروف بـ شرح الطيبي على مشكاة المصابيح. ط١. تحقيق: د. عبد الحميد هنداوي. مكة المكرمة: مكتبة نزار مصطفى الباز.

عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد**. ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

عبد الرزاق بن همام، أبو بكر، الحميري، الصنعاني. (١٤٠٣هـ). **المصنف**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. الهند: المجلس العلمي.

عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنة**. ط١. تحقيق: د. محمد بن سعيد بن سالم القحطاني. الدمام: دار ابن القيم.

العينى بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد الغيتابى الحنفى. (١٤٢٠هـ/١٩٩٩م). **شرح سنن أبي داؤد**. ط١. تحقيق: أبو المنذر خالد بن إبراهيم المصري. الرياض: مكتبة الرشد.

العينى بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد الغيتابى الحنفى. د.ت. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

القاضى عياض بن موسى أبو الفضل اليحصبي. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **إكمال المعلم بفوائد مسلم**. ط١. تحقيق: الدكتور يحيى إسماعيل. مصر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع.

الكشميري محمد أنور شاه بن معظم شاه الهندي ثم الديوبندي. (١٤٢٦هـ/٢٠٠٥م). **فيض الباري على صحيح البخاري**. ط١. تحقيق: محمد بدر عالم الميرتهي. بيروت: دار الكتب العلمية.

اللالكائي أبو القاسم هبة الله بن الحسن الرازي. (١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م). **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة**. ط٨. تحقيق: أحمد بن سعد بن حمدان الغامدي. الرياض: دار طيبة.

مالك بن أنس الأصبحي المدني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٥م). **الموطأ**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

المخلِّص أبو طاهر محمد بن عبد الرحمٰن البغدادي. (١٤٢٩هـ/٢٠٠٨م). **المخلصيات وأجزاء أخرى لأبي طاهر المخلص**. ط١. تحقيق: نبيل سعد الدين جرار. قطر: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية لدولة قطر.

المزي أبو الحجاج يوسف بن الزكي عبدالرحمٰن. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق : د. بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

المظهري الحسين بن محمود مظهر الدين الكوفي الشيرازي الحنفي. (١٤٣٣هـ/٢٠١٢م). **المفاتيح في شرح المصابيح**. ط١. تحقيق ودراسة: لجنة مختصة من المحققين بإشراف: نور الدين طالب. وزارة الأوقاف الكويتية: دار النوادر، وهو من إصدارات إدارة الثقافة الإسلامية.

الملا القاري علي بن سلطان محمد أبو الحسن الهروي. (١٤٢٢هـ/٢٠٠٢م). **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**. ط١. بيروت: دار الفكر.

المناوي زين الدين محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفين القاهري. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **التيسير بشرح الجامع الصغير**. ط٣. الرياض: مكتبة الإمام الشافعي.

المناوي زين الدين محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفين القاهري. (١٣٥٦هـ). **فيض القدير شرح الجامع الصغير**. ط١. مصر: المكتبة التجارية الكبرى.

موسى شاهين لاشين. (١٤٢٣هـ/٢٠٠٢م). **فتح المنعم شرح صحيح مسلم**. ط١. القاهرة: دار الشروق.

النسائي أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي يحيى بن شرف أبو زكريا. (١٤٢٨هـ/٢٠٠٧م). **الإيجاز في شرح سنن أبي داؤد**. ط١. تقديم وتعليق وتخريج: أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان. عمان – الأردن: الدار الأثرية.

النووي يحيى بن شرف أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

الهروي أبو عبيد القاسم بن سلام. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **غريب الحديث**. ط١. تحقيق: الدكتور حسين محمد محمد شرف. القاهرة: الهيئة العامة لشئون المطابع الأميرية.

هشام بن عمار بن نصير السُّلمي أبو الوليد الدمشقي. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **حديث هشام بن عمار**. ط١. تحقيق: د. عبد الله بن وكيل الشيخ. الرياض: دار إشبيليا.

هَنَّاد بن السَّري بن مصعب أبو السَّرِي التميمي الدارمي. (١٤٠٦هـ). **الزهد**. ط١. تحقيق: عبد الرحمٰن عبد الجبار الفريوائي. الكويت: دار الخلفاء للكتاب الإسلامي.

www.javedahmadghamidi.com